(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

پاکستان میں زمین کا تحفظ اور استعمال سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

In Pakistan, the conservation and use of land in accordance with Seerat un Nabi(ﷺ)

Dr. Jawaad Haseeb
Lecturer Department of Islamic Studies HITEC University Taxila Rawalpindi
Email:jawaad.haseeb@hitecuni.edu.pk

Dr. Tajuddin Al- Azhari
Prof, Department of Islamic Studies HITEC University Taxila Rawalpindi
Email:Tajuddin.azhari@hitecuuni.edu.pk

Ameer Hamza
PhD Scholar , Department of Islamic Studies University of Sargodha
Email:aunhamza@gmail.com

Abstract

"Allah, the Lord of Majesty, has bestowed upon Pakistan the gift of fertile land. Pakistan is also counted among the agricultural countries. Unfortunately, the blessing of this fertile land that has been producing sustenance for the people for centuries is now being threatened. Its fertility is being eroded and it is turning into heaps of soil. Pakistan's fertile land is being converted into various residential societies. If this trend continues, there is a risk of food scarcity in the country. While the world is grappling with a global food crisis, many countries are striving to address the issue of food shortages. In such circumstances, it is essential to consider the measures through which Pakistan's land can be preserved.This article highlights the need for initiatives to preserve Pakistan's agricultural land."

Key words: Fertile Land Conservation, Agricultural Sustainability, Urbanization Impact, Global Food Crisis, Land Use Policies

اللہ تعالی نے اس کائنات کی تخلیق کی، زمین کو خوشبودار فصلوں اور زرخیز کھیتوں، سرسبز جنگلوں، آبشاروں، دریاؤں اور سمندروں، بلند پہاڑوں اور بلند درختوں سے آباد کیا۔اللہ رب العزت کا انعام ہے کہ پاکستان کو زرخیز زمین عطاء کی ہے۔ نیز پاکستان کا شمار زرعی ممالک میں ہوتا ہے۔ پاکستان میں المیہ یہ ہے کہ دن بدن اس زرخیز زمین کو جو صدیوں سے تمام جانداروں کیلئے خوارک کا سامان پیدا کر رہی ہے اس کی زرخیزی کو ختم کرکے اس کو مٹی کے ڈھیر میں بدلا جارہاہے، پاکستان کی زرخیز زمین کو مختلف رہائشی سوسائٹیوں میں تبدیل کیا جارہاہے اگراس کو نہ روکا گیا تو ملک پاکستان میں غذائی قلت کے پیدا ہونے کا خدشہ ہے جبکہ غذائی قلت کا بحران ساری دنیامیں سراٹھارہاہے اکثر ممالک غذائی قلت کے بحران پر قابو پانے کیلئے کوشاں ہیں۔ایسے حالات میں ان اقدامات کا کرناضروری ہے جن کے ذریعہ سے پاکستان کی زمیں کا تحفظ کیا جاسکے۔

زمین کے درست استعمال کیلئے فرمان الٰہی ہے:

﴿هُوَ ٱلَّذِی جَعَلَ لَكُمُ ٱلۡأَرۡضَ ذَلُولࣰا فَٱمۡشُوا۟ فِی مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا۟ مِن رِّزۡقِهِۦۖ وَإِلَیۡهِ ٱلنُّشُورُ﴾

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

”اللہ وہ ہے جس نے زمین کو تمہارے تابع کیا ہے اس کے اطراف میں چلو پھرو اور کھاؤ اسی کے رزق سے اور اسی کے پاس تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔“[1]

اللہ رب العزت نے زمین ہمارے تابع کی ہے ہمیں ایک امانت سونپی ہے اس امانت کی پاسداری کا حق یہ ہے کہ ہم زمین کا درست استعمال کریں ایسا استعمال جس سے زمین کے فوائد و ثمرات طویل اور دیرپا ہوں جس سے ہماری آنے والی نسلیں استفادہ کریں نہ کہ ہم اپنی زندگی میں اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور ہماری آنے والی نسلیں غذائی قلت کا شکار ہو جائیں لہذا پاکستان کی زرخیز زمین کو مختلف رہائشی سوسائٹیوں میں تبدیل کرنا زرخیز زمین کے منافع کو ضائع کرنا ہے۔ زمین اللہ رب العزت کا بہت بڑا انعام ہے اس کی قدر کرنا اس کی حفاظت کرنا بنیادی ذمہ داری میں شامل ہے اس کی حفاظت کیلئے درست اقدامات ناگزیر ہیں۔

زمین کی محبت سے متعلق آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

” عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: (مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ) “[2]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو، اس کو چاہیے کہ وہ خود کھیتی باڑی کرے یا اپنے کسی بھائی کو (کھیتی باڑی) کے لیے دے۔

مندرجہ بالا حدیث سے آپ ﷺ کی زمین سے محبت واضح ہوتی ہے، کہ آپ نے زرخیز زمین کو بلاوجہ آباد نہ کرنے کی ممانعت فرمائی ہے کہ اگر انسان اپنی زمین کو آباد کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو کسی ایسا انسان کو وہ زمین دے دے جو اس کو آباد کر کے اس سے نفع حاصل کر سکے۔

زمین کے استعمال اور اخلاقی حدود میں آپ ﷺ کا فرمان:

”عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: "مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، فَهُوَ خَذِ لُ لِشُكْرِهِ“[3]

ترجمہ: جو شخص کھانا کھاتا ہے اور کہتا ہے: اس خدا کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کھلایا اور بغیر کسی طاقت کے مجھے عطا کیا تو وہ شکر گزار ہے۔“

زمین ہمارے لئے خوراک کا ساماں پیدا کرتی ہے اس نعمت کا شکر یہ ہے کہ ہم اس کی حفاظت کریں اور اس زمین کیلئے ایسے حالات سازگار کریں کہ ہمیں اس سے پیداوار ملتی رہے اور اس کی زرخیزی برقرار رہے اور اس زمین سے تمام جاندار استفادہ کرتے رہیں

زمین کا امانت ہونا: ہمیں یہ جاننا چاہئے کہ زمین ہمارے لئے ایک امانت ہے جو ہمیں اللہ کی طرف سے دی گئی ہے۔ ہمیں اس امانت کا احترام کرنا چاہئے اور زمین کے حفاظت کیلئے مختلف طریقے استعمال کرنا چاہئے۔ فرمان الٰہی ہے۔

﴿أَلَمْ تَرَوْاْ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلْأَرْضِ﴾ [4]

ترجمہ: کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالی نے زمین اور آسمان کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگا رکھا ہے۔

زمین دنیا میں تمام جانداروں کی خدمت کر رہی ہے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم زمین کی حفاظت کریں اور زمین کو اس مصرف میں لائیں جس سے زمین کے فوائد سے زیادہ استفادہ کیا جا سکے۔

زراعت کی ترویج: زمین کا استعمال زراعت کے لئے بہت اہم ہے۔ اسلامی تعلیمات میں زراعت کو ایک بڑی فضیلت دی ہے۔ زراعت کے ذریعہ سے

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

زمین کی مزید زرخیزی اور زمین کی حفاظت ممکن ہو سکتی ہے پاکستان زرعی ملک ہے اور زراعت معیاری طریقے سے کی جانی چاہئے تاکہ ماحول کو نقصان نہ پہنچے، زمین کی بہتر قدرتی موارد کی حفاظت کی جائے اور خوراک کی فراہمی میں اضافہ ہو۔

زراعت کی اہمیت میں ارشاد ربانی ہے:

﴿كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ﴾[5]

ترجمہ: جیسے کسی بلند زمین پر ایک باغ ہو کہ اگر اس پر زور کا مینہ برسے تو دگنا پھل لائے۔

زراعت کی اہمیت احادیث کی روشنی میں:

’’ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ : " إِنْ قَامَتْ عَلَى أَحَدِكُمُ الْقِيَامَةُ، وَفِي يَدِهِ فَسِيلَةٌ، فَلْيَغْرِسْهَا " ‘‘[6]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر قیامت برپا ہو جائے اور کسی کے ہاتھ میں کھجور کا پودا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو زمین میں بودے۔

جنگلات کی حفاظت: جنگلات کی حفاظت اہم ہے کیونکہ وہ چشموں اور چرہ گاہوں کا گھر ہیں، پانی کے منابع کی حفاظت اور ماحولیاتی توازن کی بنیاد ہیں۔

بندرگاہ اور ساحلی علاقوں کی صفائی: پاکستان کے ساحلی علاقوں کو صاف اور صحیح طریقے سے استعمال کرنا ضروری ہے تاکہ ماحول کے موجودہ خوبصورتی کو مستقبل کے لئے برقرار رکھا جا سکے۔

تعلیم و تربیت: عوام کو زمین کی قدرتی حسنوں کی پیائش کرنے کی تعلیم دینی چاہئے، اور انہیں زمین کی محافظت کی اہمیت کے بارے میں بھی آگاہ کرنا چاہئے۔

مستقبل کی پلاننگ: زمین کے تحفظ کیلئے منظم پلاننگ اور تعمیری ترتیبات کی تخلیق کرنی چاہئے تاکہ آئندہ نسلوں کے لئے بھی بہتر ماحول فراہم کیا جا سکے۔

حفاظت زمین کے ذرائع:

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں زمین کی حفاظت کا ایک ذریعہ شجرکاری بھی ہے جو کاربن ڈائی آکسائیڈ کے خاتمے اور آکسیجن کی افزودگی کا بہترین ذریعہ ہے-آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شجرکاری کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ترغیب بھی دلائی اور درخت لگانے پر اجر ملنے کا ذکر بھی کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ما من مسلم يَغرس غَرسا إلا كان ما أُكل منه له صدقة، وما سُرق منه له صدقة، ولا يَرْزَؤُهُ أحد إلا كان له صدقة».[7] وفي رواية: «فلا يَغرس المسلم غَرسا فيأكلَ منه إنسان ولا دَابَة ولا طير إلا كان له صدقة إلى يوم القيامة[8]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

"جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے تو اس درخت میں سے جتنا کھایا جاتا ہے، تو اس کے لئے اس میں اتنا صدقہ ہو جاتا ہے اور جو کچھ اس میں سے چوری ہو جائے، وہ بھی اس کا صدقہ ہو جاتا ہے اور جتنا اس میں سے پرندے کھالیں، وہ بھی اس کا صدقہ ہو جاتا ہے۔ (غرض یہ کہ) جو شخص اس میں سے کم کرے گا، وہ بھی اس کا صدقہ ہو جائے گا۔"

حضرت قاسم مولی بنی یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا: "ایک شخص میرے پاس سے گزرا ہوا، اس وقت میں درخت لگا رہا تھا اور وہ پوچھا: "کیا آپ بھی اس کام میں مصروف ہیں؟' حالانکہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔" حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: "مجھے جلدی نہ کریں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا ہے کہ جو شخص پودا لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی انسان یا جانور کھاتا ہے، تو اس کے لئے اس میں صدقہ ہوتا ہے۔

ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ زمین کی حفاظت کا ذریعہ کاشتکاری اور زرعی استعمال ہے جو کہ فائدہ مند ہے اور اس سے تمام جاندار مستفید ہوتے ہیں جبکہ زمین کو رہائشی کالونیوں میں تبدیل کرنا زمین کے منافع جاریہ کو ضائع کرنا ہے اس صورت میں چند افراد کو فائدہ ہو سکتا ہے لیکن فائدہ تامہ اور فائدہ جاریہ نہیں ہے۔

بلاضرورت درختوں کو کاٹنے کی ممانعت:

'' قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ سُئِلَ أَبُو دَاوُد عَنْ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِي مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِي فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيلِ وَالْبَهَائِمُ عَبَثًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُونُ لَهُ فِيهَا صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ ''[9]

سیدنا عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے بیری کا درخت کاٹا، اللہ اس کے سر کو جہنم میں الٹا لٹکائے گا۔''
امام ابوداؤدؒ سے اس حدیث کی توضیح پوچھی گئی، تو انہوں کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ جنگل میں لگی بیری کا درخت جو آنے جانے والے مسافروں اور جانوروں کے لیے سائے کا کام دیتا ہو اور کوئی شخص بے مقصد ظلم سے اسے کاٹ ڈالے، تو اللہ اسے جہنم میں الٹا لٹکائے گا۔

بلاضرورت درختوں کو کاٹنا ممنوع ہے آج کل اکثر رہائشی منصوبے درختوں کو کاٹ کر پانیوں کی گزرگاہوں کو ملحوظ رکھے بغیر بنائے جا رہے ہیں جس سے ماحول کی آلودگی اور سیلابی ریلوں کی تباہیوں کا سامنا ہے۔

وسائل کی منصوبہ بندی(Planning of Resources)

اسلام میں قدرتی وسائل کے تحفظ اور ضیاع سے بچاؤ کے لئے اصولِ منصوبہ بندی انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ غلہ کھیتی باڑی کے ذریعہ حاصل ہونے والا اہم قدرتی نباتاتی وسیلہ ہے جس کی حفاظت کے لئے منصوبہ سازی کا اہم اسلامی اصول پایا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کے حوالے سے زندگی کے لئے ضروری وسائل کے تحفظ کی منصوبہ بندی کا اصول بیان کیا گیا ہے۔ جو موجودہ دور کے ماہرینِ زراعت کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنۢبُلِهِۦٓ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ﴾[10]

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

ترجمہ: یوسف (علیہ السلام) نے کہا: ”سات برس تک لگاتار تم لوگ کھیتی باڑی کرتے رہو گے۔ اس دوران میں جو فصلیں تم کاٹو ان میں سے بس تھوڑا سا حصہ، جو تمہاری خوراک کے کام آئے، نکالو اور باقی کو اس کی بالیوں ہی میں رہنے دو۔“

قدرتی وسائل وذرائع کے تحفظ کے لئے منصوبہ بندی کے اصول پر عمل پیرا ہونا جانداروں کی حیات وبقا کے لئے ناگزیر ہے۔ اس لئے متعدد قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ میں قدرتی وسائل کی حفاظت کے اصول کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے قدرتی وسائل کے تحفظ کے ہنر و فن کے ماہر تھے اور انہوں نے اصول تحفظ پر عمل کر کے قحط سالی کے دوران نہ صرف مصر بلکہ اس کے ارد گرد علاقوں کی ضرورتِ خوراک کو پورا کیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالَ ٱجۡعَلۡنِي عَلَىٰ خَزَآئِنِ ٱلۡأَرۡضِۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٞ﴾[11]

ترجمہ: یوسف علیہ السلام نے کہا: ”ملک کے خزانے میرے سپرد کیجیے، میں حفاظت کرنے والا بھی ہوں اور علم بھی رکھتا ہوں۔

علامہ زمخشری کے الفاظ میں:

اجْعَلْني عَلى خَزائِنِ الْأَرْضِ ولنى خزائن أرضك إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ أمين أحفظ ما تستحفظنيه، عالم بوجوه التصرف، وصفا لنفسه بالأمانة[12]

معلوم ہوا کہ خزانوں یعنی وسائلِ حیات کے تحفظ کی ذمہ اسی فرد کو سونپنا چاہیے جو ان کی حفاظت کے فن کے ساتھ ساتھ دیانتدار بھی ہو۔ حضرت یوسف علیہ السلام میں تحفظِ وسائل کا ہنر بھی تھا اور امانتداری کا وصف بھی تھا، اسی لئے انہوں نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا۔

مسند احمد کی ایک روایت میں آتا ہے:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْفِئُوا السُّرُجَ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ“[13]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چراغوں کو بجھا دو، اپنے دروازوں کو بند کر لو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھانک دو۔

مذکورہ روایت میں دورِ جدید کے عالمی مسئلے قدرتی وسائل کے تحفظ، توانائی کی بچت اور ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لئے دنیا بھر کے لئے درسِ عمل پایا جاتا ہے۔

شریعت کا بنیادی مقصد انسان کی جائداد اور مال کی حفاظت ہے۔ جائیداد یا مال فرد کی ہو یا جماعت کی، گروہوں کی ہو یا حکومتوں کی، ریاستوں کی ملکیت ہو یا کسی اور ادارے کی، ان سب کا تحفظ شریعت کے بنیادی مقاصد میں سے ایک ہے۔ مال کسی کی ملکیت ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں اسے ضائع کرنا جائز نہیں ہوتا۔

ابن ماجہ کی روایت میں ہے:

”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَاءِ وَالْكَلَأ وَالنَّارِ“[14]

قدرتی طور پائی جانے والی تین اشیاء میں تمام مسلمان یعنی پانی، چارہ اور آگ میں شریک ہیں۔

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

قدرتی چشموں، تالابوں، ندی، نالوں، دریاؤں وغیرہ کا پانی مراد ہے۔ جانوروں کا وہ چارہ جو جنگلوں، قدرتی گھاس کے میدانوں میں پایا جاتا ہے اس سبزہ یا چارہ سے فائدہ اٹھانے کا سب کو حق حاصل ہے۔ آگ سے مراد ایندھن میں کام آنے والی لکڑی اور آگ جلانے کا سامان وغیرہ ہے۔ جوں جوں آبادی بڑھ رہی ہے، وسائلِ حیات کے لئے فکر مند ہونا اور اس کے بہتر استعمال کی پلاننگ کرنا اربابِ اختیار کا دینی و ملی و قومی فریضہ ہے کیونکہ پاکستان کی آبادی 22 کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے اور مستقبل دنیا کو جن خطرات کا سامنا ہے ان میں سب سے بڑا خطرہ غذائی قلت کا ہے اگر غذائی قلت پر قابو نہ پایا گیا آئندہ نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گئیں۔

خلیفہ اول کی ہدایات : (Instructions of Caliph1)

انسانی حیات و بقا کے لئے ضروری وسائل کی حفاظت اور ان کے ضیاع کی روک تھام کے لئے حضرت ابو بکر کی خصوصی ہدایات بنام حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہیں۔ لشکرِ اسامہ کو خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زریں ہدایات کو وسائل حیات کے تحفظ کا چارٹر اور دستور کہا جاسکتا ہے۔ جنگ و جدل میں بھی انسانی زندگی کے لئے ضروری وسائل و ذرائع کا تحفظ تعلیماتِ اسلامی کا طرہ امتیاز ہے۔

علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

''لا تَخُونُوا وَلا تَغلُّوا، وَلا تَغْدِرُوا وَلا تُمَثِّلُوا، وَلا تَقْتُلُوا طِفْلا صَغِيرًا، وَلا شَيْخًا كَبِيرًا وَلا امْرَأَةً، وَلاتَعْقِرُوا نَخْلا وَلا تُحَرِّقُوهُ، وَلا تَقْطَعُوا شَجَرَةً مُثْمِرَةً، وَلا تَذْبَحُوا شَاةً وَلا بَقَرَةً وَلا بَعِيرًا إِلا لِمَأْكَلَةٍ، وَسَوْفَ تَمُرُّونَ بِأَقْوَامٍ قَدْ فَرَّغُوا أَنْفُسَهُمْ فِي الصَّوَامِعِ، فَدَعُوهُمْ وَمَا فَرَّغُوا أَنْفُسَهُمْ لَهُ، وَسَوْفَ تَقْدَمُونَ عَلَى قَوْمٍ يَأْتُونَكُمْ بِآنِيَةٍ فِيهَا أَلْوَانُ الطَّعَامِ، فَإِذَا أَكَلْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ شَيْءٍ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا وَتَلْقَوْنَ أَقْوَامًا''[15]

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی لشکر کے کمانڈر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو کئی گئی سنہری دس نصیحتوں کا خلاصہ یہ ہے: آپ نے خیانت، بدعہدی، چوری، مقتولین کا مثلہ، بچوں، بوڑھوں، خواتین کے قتل سے پرہیز کرنے کا حکم دیا۔ کھجور کے درخت کاٹنے اور جلانے سے پرہیز کیا جائے۔ پھل دار اشجار کے کاٹنے، حصول خوراک کی خاطر کسی بھیڑ یا گائے کے علاوہ کسی حیوان کو ذبح نہ کیا جائے۔ گرجا گروں میں عبادت میں مصروف راہبوں کو نہ چھیڑا جائے۔ لوگوں کی لایا ہوا کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھی جائے۔ درمیان سے سر منڈوانے والے اور سر کے ارد گرد بڑے لمبے بال رکھنے والوں کو تلوار سے قتل کر دیا جائے۔ اپنی جان کا تحفظ اللہ تعالیٰ کے اسمِ گرامی سے کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ شکست اور طاعون کی وبا سے حفاظت کرے۔

خلیفہ اول کی ہدایات کا مقصد یہ ہے کہ قدرتی وسائل کے استفادہ کرنا سب انسانوں کا حق ہے اور یہ وسائل ضائع ہونے سے محفوظ ہو جائیں تاکہ سب انسان ان وسائل سے استفادہ کر سکیں۔

اسلام میں جنگ و جدل میں بھی وسائلِ حیات کی حفاظت کا اصول و تصور پایا جاتا ہے جبکہ اس کے برعکس دوسرے مذاہب و اقوام میں ایسے اصول و قواعد کا ذکر خال خال ہی دکھائی دیتا ہے۔ بچوں، بوڑھوں، خواتین کے قتل، کھجوروں کے درختوں کو جلانے اور کاٹنے سے ممانعت کی گئی ہے۔ بلا ضرورت حیوانات یعنی بھیڑ یا گائے وغیرہ کے علاوہ کسی جانور کو ذبح نہ کرنے کا حکم ہے تاکہ حیواناتی وسائل کے ضیاع و اسراف کی حوصلہ شکنی ہو سکے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات بھی یہی ہیں کہ حالت جنگ میں بھی زرعی زمینوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے جبکہ حضرت ابو بکر نے رضی اللہ عنہ بھی حضرت اسامہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نصیحت فرمائی جس کا خلاصہ ہے کہ دشمن کے علاقہ کو فتح کرنے کے بعد بھی زرعی زمینوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔

خلاصہ بحث:

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

پاکستان میں دن بدن اس زرخیز زمین کو جو صدیوں سے تمام جانداروں کیلئے خوارک کا سامان پیدا کر رہی ہے اس کی زرخیزی کو ختم کرکے اس کو مٹی کے ڈھیر میں بدلا جارہا ہے، پاکستان کی زرخیز زمین کو مختلف رہائشی سوسائٹیوں میں تبدیل کیا جارہا ہے اگر اس کو نہ روکا گیا تو ملک پاکستان میں غذائی قلت کے پیدا ہونے کا خدشہ ہے جبکہ غذائی قلت کا بحران ساری دنیا میں سر اٹھا رہا ہے اکثر ممالک غذائی قلت کے بحران پر قابو پانے کیلئے کوشاں ہیں۔ایسے حالات میں چند اقدامات کا کرنا ضروری ہے جن کے ذریعہ سے پاکستان کی زمیں کا تحفظ کیا جاسکے، زراعت کی ترویج، جنگلات کی حفاظت، بندرگاہ اور ساحلی علاقوں کی صفائی، مستقبل کی باقاعدہ پلاننگ، بلاضرورت درختوں کو کاٹنے کی ممانعت، وسائل کی منصوبہ بندی کی جائی آئین پاکستان میں ترامیم کرکے زرعی زمینوں کی حفاظت کے قوانین بنائیں جائیں۔ نیز زرعی زمینوں کی حفاظت کیلئے یہ بھی ضروری ہے جو لوگ زراعت سے وابستہ ہیں ان کیلئے آسانیاں پیدا کی جائیں تاکہ زراعت کے ذریعہ سے لوگ جانداروں کی خوراک کا ساماں کر سکیں۔

پاکستان میں زراعت سے وابستہ لوگوں کی حوصلہ افزائی کی کمی کی وجہ سے لوگ زرعی زمینوں کو زیادہ منافع کی خاطر سوسائٹیوں میں تبدیل کر رہے ہیں جو کہ پاکستان کی معیشت کیلئے ایک بڑا خطرہ ہے۔

سفارشات:

"پاکستان میں زمین کا تحفظ اور استعمال سیرت طیبہ کی روشنی میں" اس مقالہ کی روشنی میں چند سفارشات درجہ ذیل ہیں:

- زراعت کی ترویج کے لیے مناسب اقدامات کیے جائیں۔
- جنگلات کی حفاظت کا بندوبست کیا جائے اور اس سلسلے میں قوانین پر سختی سے عمل درآمد کروایا جائے۔
- بندرگاہ اور ساحلی علاقوں کی صفائی کا اہتمام کیا جائے۔
- مستقبل کی باقاعدہ پلاننگ کی جائے اور بلاضرورت درختوں کے کاٹنے پر پابندی عائد کی جائے۔
- وسائل کی منصوبہ بندی کی جائی آئین پاکستان میں ترامیم کرکے زرعی زمینوں کی حفاظت کے قوانین بنائیں جائیں۔
- زرعی زمینوں کی حفاظت کیلئے یہ بھی ضروری ہے جو لوگ زراعت سے وابستہ ہیں ان کیلئے آسانیاں پیدا کی جائیں تاکہ زراعت کے ذریعہ سے لوگ جانداروں کی خوراک کا سامان کر سکیں۔

---

[1] الملک:15

al-Mulk :15

[2] محمد بن اسماعیل البخاری(م:256ھ) ،**الجامع الصحيح** ، كتاب المزارعة، باب: ما كان أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يواسي بعضهم بعضا في الزراعة والثمرة، دار ابن كثير،دمشق ،الطبعة الخامسة 1414ھ ،ج2،ص824،رقم: 2215

Muhammad bin 'Ismāil al Bukhārī (256H), al Jām'i al Sahīh, Kitāb al Muzarah,Bāb "Maa Kana Ashabun Nabi Yoasi Bazohum Bazan Fi Alzarah w Samarah" Dar ibn Kaser, 5th Edition 1414H, Vol 2 P 824, No. 2215.

[3] محمد بن عيسى الترمذي (م: 279 ھ) **سنن الترمذي**، أبواب الدعوات عن رسول الله ،باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، دار الغرب الإسلامي بيروت الطبعة: الأولى، 1996،ج5،ص452،رقم: 3458

Muhamad bin Eisaa altirmidhii (279 H) sunan altirmidhi, 'Abwab aldaeawat ean rasul allah , Bab ma yaqul 'iidha faragh min altaeami, dar algharb al'iislamii - bayrut, Edition 1st , 1996, Vol 5, P 452, No. 3458

[4] لقمان:20

Luqman:20

[5] البقرہ:265

Al-Baq¨arah:256

[6] الإمام أحمد بن حنبل (م:241هـ) مسند الإمام أحمد بن حنبل،حَدِيثُ أَبِي رِمْثَةَ رضي الله عنه، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص،مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 2001ج 50 ،ص251،رقم الحديث 12902

Al'iimam 'ahmad bin hanbal (241H) Musnid al'iimam 'ahmad bin Hanbal, Hadith 'Abi rimthat , Msnad Eabd allah bin Eamriw bin Aleasu,Muasasat alrisalata, Edition 1st , 2001, Vol 20,P 251,No.12902

[7] مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري(م:261)،**صحيح مسلم**،كتاب البيوع،باب فضل الغرس والزرع،دار الطباعة العامرة تركيا،الطبعة الاولى 1433 ج5،ص27،رقم: 1552

Mslm bn l-ḥjāj bn Mslm l-Qshīrī(261H),Sḥīḥ Mslm,Ktāb l-bīū,Bāb fzl l-ghrs wālzrʿ,dār ṭ-ṭbāʿt l-ʿāmrt trkīā,Edition 1st 1433 Vol 5 P 27, No.1552

[8] الإمام أحمد بن حنبل، **مسند الإمام أحمد بن حنبل**، حَدِيثُ أَبِي رِمْثَةَ رضي الله عنه، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص،ج20 ،ص307،رقم الحديث 12999

Al'iimam 'ahmad bin hanbal (241H) Musnid al'iimam 'ahmad bin Hanbal, Hadith 'Abi rimthat , Msnad Eabd allah bin Eamriw bin Aleasu, , Vol 20,P 307,No.12999

[9] أبو داود سليمان بن الأشعث(م:275هـ) **سنن أبي داود**، ابواب النوم ،باب في قطع السدر، دار الرسالة العالمية، الطبعةالأولى2009،ج7، ص523،رقم الحديث 5239

Ābw Dāwd Slymān bn ĀŠʿṯ(275H) Snn Āby DĀwd ،Ābwāb Ālnwm ،Bāb fy Qṭʿāl sdr,Edition 1st 2009,Vol 7,P 523, No. 5239

[10] یوسف:47

Yūsuf:47

[11] یوسف:55

Yūsuf:55

[12] محمود بن عمر بن أحمد الزمخشري ،[م538 هـ] **الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل وعيون الأقاويل في وجوه التأويل**، دار الكتاب العربي بيروت، الطبعة الثالثة1987،ج2 ،ص 482

Mḥmūd bn ʿmr bn aḥmd l-zmkhshrī ,[538 H] l-kshāf ʿn ḥqāʾiq ghwāmḍ t-tnzīl ū ʿīūn l-aqāwyl fī ūjūh t-tʾawyl ,dār l-ktāb l-ʿrbī bīrūt, Edition 3rd ,1987,Vol 2 ,P 482

[13] الإمام أحمد بن حنبل، **مسند الإمام أحمد بن حنبل**، حَدِيثُ أَبِي رِمْثَةَ رضي الله عنه، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص،ج14 ،ص326،رقم الحديث 8751

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Al'iimam 'ahmad bin hanbal (241H) Musnid al'iimam 'ahmad bin Hanbal, Hadith 'Abi rimthat , Msnad Eabd allah bin Eamriw bin Aleasu, Vol 14,P 326,No.8751

[14]أبو عبد الله محمد بن يزيد بن ماجة القزويني(م: 273هـ) سنن ابن ماجه،كتاب الرهون بَابٌ: الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ، دار الرسالة العالمية الطبعة: الأولى، 2009ج3،ص528،رقم الحديث 2472

Abw 'ebd allh Mhmd bn Yzyd bn Majh Alqzwyny(273H) Snn Abn Majh,Ktab Alrhwn babun: almuslmuwn shurka'u fy thlathen, dar alrsalh al'ealmyh, Editio 1st , Vol 3,P 528,No.2472

[15]أبو جعفر، محمد بن جرير الطبري(310هـ) **تاريخ الرسل والملوك**، دار التراث بيروت، الطبعة: الثانية 1967، ج3،ص226

'Aū J'fr, Mḥmd bn Jrīr ṭ-ṭbrī(310H) Tārīkh r-Rsl Wālmlūk, Dār t-Trāth Bīrūt, Editio 2nd , Vol 3,P 226